# اسلام میں جرائم کا انسداد

مولانا محمد جرجیس کریمی

## اسلامی عقائد کی خصوصیات:

یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ اسلام کے جن عقائد کا تذکرہ کیا گیا ہے اور جن کو جرائم کے انسداد کی بنیاد قرار دیا گیا ہے، اس قسم کا عقیدہ ہر مذہب کے پاس ہے اور اس کی بنیاد پر ہر مذہب والے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ان کے عقائد کو تسلیم کر لیا جائے اور ان کے جرائم کے انسداد کا تجربہ کیا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے جو عقائد دیئے ہیں وہ کوئی افسانوی اور خودساختہ قسم کے نہیں بلکہ وہ مدلل، محکم اور معتدل ہیں۔ قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ان عقائد کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس پر دلائل بھی قائم کیے ہیں اور وہ دلائل کچھ ایسے نہیں ہیں، جن کا آدمی آسانی سے انکار کر دے بلکہ وہ لوگوں کی سمجھ میں آنے والے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے جملہ عقائد متوازن ہیں۔ ان میں کوئی افراط اور تفریط نہیں ہے جیسا کہ دیگر مذاہب کے عقائد میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء:۲۲)

اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے علاوہ اور کوئی خدا ہوتا تو ان کا نظام بگڑ جاتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام میں جو عقائد بیان کیے گئے ہیں، ان کی تصدیق جدید سائنس سے بھی ہوتی ہے۔ سائنس دانوں نے کائنات کے بہت سے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا ہے، بلاشبہ یہ ایک کارنامہ ہے۔ لیکن یہ جان کر حیرت ہوگی کہ انہیں رازوں سے قرآن نے اپنے نزول کے وقت ہی پردہ اٹھا دیا تھا۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔ صرف چند مثالوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ انسان کی تخلیق کن کن مراحل سے گزر کر ہوتی ہے، اس کے بارے میں سائنس کی تحقیقات پڑھئے اور قرآن کی یہ آیت پڑھئے:

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ (الزمر:۲۹)

وہ تمہیں پیدا کرتا ہے، تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں، ایک کے بعد ایک تخلیق کے طریقے

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

سے تین اندھیروں میں۔

اسی طرح سورۃ المؤمنون کی آیت بارہ تا چودہ سے بھی اس حقیقت پر روشنی ملتی ہے۔

کائنات کی تخلیق ایک بہت بڑے دھماکے سے ہوتی ہے اور زمین میں زندگی کے لئے پانی کا کافی حصہ ہے یہ بات سائنس داں تسلیم کرتے ہیں۔ اسی بات کی طرف قرآن نے بھی اشارہ کیا ہے:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (الانبیاء: ۳۰)

کیا وہ نہیں دیکھتے جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین (ایک روز) ملے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں پھاڑ کے الگ کر دیا اور ہر چیز کو ہم نے پانی سے زندہ کیا تو وہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

## ایمان کے تقاضے:

عقائد آدمی کو حرکت و عمل کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کے آدمی کا ہر عمل اس کے ارادے سے ظاہر ہوتا ہے اور ارادے کو خیالات و جذبات تحریک دیتے ہیں اور خیالات و جذبات عقائد کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح آدمی کے عقائد ہوں گے، اسی طرح کے خیالات ذہن میں آئیں گے اور جس طرح اس کے خیالات ہوں گے اسی طرح اس کے اعمال ظاہر ہوں گے۔ اسلام کے جو عقائد ہیں، وہ کچھ اعمال کے متقاضی ہیں، ایک مؤمن ان تقاضوں کو پورا کرتا ہے، اگر اس میں کمی ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس کے ایمان میں کمزوری ہے۔ مؤمن کا مرتبہ اعمال ہی کی بنیاد پر متعین ہوتا ہے۔ قرآن میں ایمان کے مختلف تقاضے بیان کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ (المؤمنون: ۱-۹)

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆